بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوہ بنو مصطلق کے حالات و واقعات کا بیان
نیز جلسہ سالانہ برطانیہ اور شاملین جلسہ کے لیے دعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 جولائی 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

غزوہ بنو مصطلق کا ذکر گذشتہ خطبے میں ہوا تھا۔ اس کی مزید تفصیل احادیث اور تاریخ میں ملتی ہے۔ صحیح بخاری میں اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے بنو مصطلق پر حملہ کیا تو وہ غافل تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس واقعے کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ اس غزوے کے متعلق صحیح بخاری میں ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بنو مصطلق پر ایسے وقت میں حملہ کیا کہ وہ غفلت کی حالت میں اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ روایت مؤرخین کی روایت کے خلاف نہیں ہے۔ درحقیقت یہ دو روایتیں دو مختلف وقتوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ واقعہ یوں ہے کہ جب اسلامی لشکر بنو مصطلق کے قریب پہنچا تو کیونکہ ان کو معلوم نہیں تھا کہ مسلمان بالکل قریب آگئے ہیں گو کہ انہیں اسلامی لشکر کی آمد آمد کی اطلاع ضرور ہو چکی تھی۔ وہ اطمینان کے ساتھ ایک بے ترتیبی کی حالت میں پڑے تھے، اسی حالت کی طرف بخاری کی روایت میں اشارہ ہے۔ مگر جب انہیں اسلامی لشکر کے پہنچنے کی اطلاع ہوئی تو وہ اپنی مستقل سابقہ تیاری کے مطابق فوراً صف بند ہو کر جنگ کے لیے تیار ہو گئے اور یہ وہ حالت ہے جس کا ذکر مؤرخین نے کیا ہے۔

اس غزوے میں ایک صحابی ہی شہید ہوئے تھے اور وہ بھی غلطی سے، ایک مسلمان نے انہیں کافر سمجھ کر غلطی سے شہید کر دیا تھا۔

ام المومنین حضرت جویریہؓ فرماتی ہیں کہ اس جنگ کے روز مَیں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا کہ اتنا بڑا لشکر آگیا ہے کہ جس کے مقابلے کی طاقت ہم میں نہیں۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ مَیں خود اتنے زیادہ لوگ، ہتھیار اور گھوڑے دیکھ رہی تھی کہ مَیں بیان نہیں کر سکتی۔ جب مَیں نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کرلی اور ہم واپس آگئے تو مَیں دیکھنے لگی کہ مسلمان مجھے پہلے کی طرح زیادہ نظر نہیں آئے۔ تب مَیں نے جانا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رعب تھا جو وہ مشرکین کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

مالِ غنیمت میں حاصل ہونے والے اونٹوں کی تعداد دو ہزار تھی، بکریوں کی تعداد پانچ ہزار تھی، اور قیدیوں کی تعداد دو سَو گھرانوں پر مشتمل تھی۔ بعض مؤرخین نے قیدیوں کی تعداد سات سَو سے زائد بھی بیان کی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت بریدہؓ کو ان قیدیوں کا نگران مقرر فرمایا تھا۔

آنحضرت ﷺ نے سارے مالِ غنیمت میں سے خُمس نکالا۔ خُمس خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق مالِ غنیمت میں سے وہ پانچواں حصّہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور رسول کے قریبی رشتے داروں اور مشترک اسلامی ضروریات کے لیے الگ کیا جاتا ہے۔

اس قبیلے کے جو لوگ گرفتار ہوئے تھے ان میں قبیلے کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی برّہ بھی تھیں، جن کا نام تبدیل کرکے آنحضرت ﷺ نے جویریہ رکھ دیا تھا۔ قیدیوں کی تقسیم کے دوران جویریہؓ ایک انصاری صحابی ثابت بن قیسؓ کی سپردگی میں آئی تھیں۔ برّہ نے ثابت بن قیس سے مکاتبت کے طریق پر سمجھوتہ کیا تھا (مکاتبت کہتے ہیں کہ کوئی لونڈی یا غلام اپنے مالک سے یہ معاہدہ کرلے کہ وہ اگر اپنے مالک کو اس قدر رقم، جو رقم یہاں مقرر تھی وہ نَو اوقیہ سونا تھا، جو تین سَو ساٹھ درہم بنتے ہیں، فدیے کے طور پر ادا کردے تو آزاد سمجھا جائے گا۔) اس سمجھوتے کے بعد برّہ آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور سارے حالات بتائے اور یہ جتلا کر کہ مَیں بنو مصطلق کے سردار کی لڑکی ہوں فدیے کی ادائیگی میں آپؐ کی اعانت چاہی۔ اس کی کہانی سے آنحضرت ﷺ متاثر ہوئے اور غالباً یہ خیال کرکے کہ وہ ایک مشہور قبیلے کے سردار کی لڑکی ہے شاید اس تعلق سے تبلیغ میں آسانیاں پیدا ہو جائیں آپؐ نے ارادہ فرمایا کہ اس سے شادی فرمالیں۔ برّہ کی رضامندی پر آپؐ نے فدیے کی ادائیگی فرما کر ان سے شادی کرلی۔

صحابہؓ نے جب یہ دیکھا تو اس بات کو پسند نہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے سسرال والوں کو اپنے ہاتھ میں قید رکھیں لہٰذا ایک سَو گھرانے یعنی سینکڑوں قیدی بلا ادائیگی فدیہ یک لخت آزاد کر دیے گئے۔ اسی لیے حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ جویریہ اپنی قوم کے لیے نہایت مبارک وجود ثابت ہوئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ اس غزوے سے مظفر و منصور واپس تشریف لائے اور کُل اٹھائیس روز آپؐ مدینے سے باہر رہے۔

اس غزوے سے واپسی پر رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی بن سُلول کا نفاق بھی کُھل کر ظاہر ہو گیا۔ ایک واقعہ پر عبد اللہ بن ابی نے قریش اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف اپنے قبیلے والوں کو بہکانے کی کوشش کی اور یہاں تک کہا کہ مدینے واپس پہنچ کر سب سے زیادہ معزز شخص سب سے زیادہ ذلیل شخص کو شہر سے نکال دے گا۔ زید بن ارقمؓ نے اس موقعے پر غیرت کا مظاہرہ کیا اور عبد اللہ بن ابی کو ٹوکا اور کہا کہ تُو ہی اپنی قوم میں سب سے زیادہ ذلیل ہے۔ اور پھر آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر اس کی ساری بات بتادی۔ رسول اللہ ﷺ نے زید کی بات کو ناپسند کیا اور فرمایا کہ اے لڑکے! شاید تجھے عبد اللہ بن ابی پر غصّہ ہے۔ روایات میں مذکور ہے کہ اس کے بعد عبد اللہ بن ابی از خود یا کسی کی تحریک پر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور خدا کی قسم کھا کر کہا کہ زید نے جو کچھ کہا ہے وہ سب غلط ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کو بھی خیال تھا کہ عبد اللہ بن ابی نے بات ضرور کی ہے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے روانگی کا حکم دیا اور انصار میں سے بعض رؤسا کے استفسار پر فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے ساتھی نے کیا بات کہی ہے یعنی یہ کہ مدینے واپس پہنچ کر سب سے زیادہ معزز شخص سب سے زیادہ ذلیل شخص کو شہر سے نکال دے گا۔ اس پر اُن مخلص انصار صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! یقیناً آپؐ سب سے زیادہ معزز ہیں اور تمام عزتیں اللہ اور اس کے رسولؐ کے لیے ہیں۔ اگر آپؐ چاہیں تو عبد اللہ بن ابی کو شہر بدر کر دیں اور اگر چاہیں تو اس سے نرمی کا سلوک فرمائیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ عبد اللہ بن ابی نے جو بات کہی تھی اُس کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے جو تفصیل بیان فرمائی ہے وہ ان شاء اللہ آئندہ بیان ہو گی۔

اس کے بعد حضورِ انور نے فرمایا کہ اگلے جمعے ان شاء اللہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہو گا۔ اس کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ تمام کارکنان کو اعلیٰ اخلاق دکھاتے ہوئے اور قربانی کے جذبے سے اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو مہمان آئے ہیں اور جو سفر میں ہیں سب کو اپنی امان میں رکھے۔ آمین

خطبے کے آخری حصّے میں حضورِ انور نے تین مرحومین کا ذکرِ خیر فرماتے ہوئے نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا:

۱۔ محترمہ سلیمہ بانو صاحبہ اہلیہ حمید کوثر صاحب ناظر دعوتِ الیٰ اللہ شمالی ہند۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بڑی مہمان نواز، سادہ طبیعت کی مالک، دعا گو، نوافل کی پابند، قناعت پسند خاتون تھیں۔ آپ کو بطور صدر لجنہ بمبئی خدمات کی توفیق ملی۔ جب مرحومہ کے خاوند کبابیر میں مبلغ تھے تو وہاں بڑی جلدی بول چال کی عربی سیکھی اور خواتین کی تعلیم و تربیت میں بھرپور حصّہ لیا۔ مرحومہ کو ایک عرصہ بطور صدر لجنہ اماء اللہ کبابیر خدمت کی توفیق ملی، وہاں اجتماع کے انعقاد کا سلسلہ شروع کروایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے لجنہ اماء اللہ کبابیر کے اجتماع کے ضمن میں ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ لجنہ اماء اللہ کبابیر ساری عرب خواتین پر مشتمل لجنہ ہے صرف ایک ان میں کشمیر ہندوستان سے گئی ہوئی خاتون ہیں مگر وہ بھی اب بالکل عربوں کی طرح بن چکی ہیں۔ گھل مل کے انہوں نے ان کی تربیت کی۔

پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔ ایک بیٹے عطاء المجید مبشر کوثر ایم ٹی اے العربیہ یوکے میں خدمت بجالا رہے ہیں۔ بیٹی بشریٰ کوثر صاحبہ ڈاکٹر ایمن اودے کی اہلیہ ہیں۔ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ میں نیشنل سیکرٹری خدمت خلق کے طور پر خدمت کر رہی ہیں۔ چھوٹے بیٹے شریف کوثر مربی سلسلہ قادیان، نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور ایڈیشنل انچارج شعبہ سمعی بصری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی نیکیاں اولاد میں جاری رکھے۔

۲۔ مکرم نور الحق مظہر صاحب آف لاہور۔ مرحوم موصی تھے۔ بڑے صابر، بہادر، تہجد گزار، پنجوقتہ نماز کے پابند، تلاوت قرآن کریم کا شوق رکھنے والے، سخی دل، غریب پرور، نیک شہرت کے مالک تھے۔ مرحوم کے بیٹے راغب ضیاء الحق اور بیٹی امۃ المتین صاحبہ میدانِ عمل میں خدمات بجالانے کی وجہ سے والد کے جنازے میں شامل نہیں ہو سکے۔

۳۔ محترمہ امۃ الحفیظ نگہت صاحبہ اہلیہ محمد شفیع صاحب مرحوم آف ربوہ۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، دعا گو، خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھنے والی، تبلیغ کی شوقین، غریبوں اور بیماروں کا خیال رکھنے والی، عمدہ اخلاق کی مالک خاتون تھیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔